# مقامِ حدیث

تحریر: عبدالرشید عراقی

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیثِ مصطفیٰؐ برجاں مسلم داشتن

جو چیز آنحضرت ﷺ سے قولاً یا فعلاً یا آپؐ نے کسی کام کو ہوتے دیکھا یا سنا یا آپ ﷺ کے پاس کسی مسلمان کے متعلق کوئی بات پہنچی اور اس سے آپ ﷺ نے انکار نہ فرمایا ہو ــــ حدیث کہلاتی ہے۔

حدیث احکام القرآن کی تشریح، تعیین اور اس کے اجمال کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب ایک حدیث آنحضرت ﷺ سے ثابت ہو جائے اور صحیح قرار پائے تو وہ دین میں حجت ہوگی اور احکام شرعیہ کیلئے دلیلوں میں سے ایک دلیل ہوگی اور اس کا اتباع واجب ہوگا۔ قرآن مجید نے اس سلسلہ میں متعدد آیات میں اس کی وضاحت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ما آتاکم الرسول فخذ وہ وما نهاکم عنه فانتهوا﴾ "جو کچھ تم کو رسول اللہ ﷺ دیں وہ لے لو اور جس سے تم کو منع کریں اس سے رک جاؤ"۔ (الحشر: ۷)

قرآن مجید اپنے ماننے والوں سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کو دین سمجھیں اور آپ ﷺ کے طرز زندگی کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ طریقۂ حیات تسلیم کریں۔

﴿قل إن کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم. قل أطیعوا الله والرسول فإن تو لوا فإن الله لایحب الکافرین﴾ (آل عمران: ۳۱۔۳۲)

ترجمہ: "اے نبی ﷺ! لوگوں سے کہہ دو، اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا، وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔ ان سے کہو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت قبول کرلو، پھر اگر وہ تمہاری دعوت قبول نہ کریں تو یقیناً یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے جو اس کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے انکار کرتے ہیں"۔

قرآن مجید نے مجمل احکام بیان فرمائے ہیں اور اس کی تشریح و تعیین حدیثِ رسول ﷺ کے ذریعہ ہوئی ہے قرآن مجید کی حیثیت اصل متن کی ہے اور حدیث اسکی شارح و مبین ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وانزلنا إلیك الذکر لتبین للناس مانزل إلیهم ولعلهم یتفکرون﴾ (النحل: ۴۴)

ترجمہ: "اور ہم نے یہ ذکر (قرآن مجید) تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس کی تعلیم کی

تشریح و توضیح کرو تاکہ وہ غور و فکر کریں"۔

اس آیتِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید کے معانی سمجھنے میں حدیث کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ حدیث قرآن مجید کے احکام کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ مشتبہ مقامات کی توضیح کرتی ہے اور عام حکم کی تخصیص کرتی ہے، اور حکم علی الاطلاق کے قیود بیان کرتی ہے۔

قرآن مجید نے بیشتر احکام مجمل بیان کئے ہیں مثلاً :

قرآن مجید نے طہارت کو اس شخص پر واجب کیا ہے جو نماز کا ارادہ کرے، حدیث نے اس اجمالی حکم کی تفصیل بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ طہارت کی دو قسمیں ہیں : یعنی بذریعہ پانی حاصل کرنا یا بذریعہ مٹی یعنی تیمم۔

قرآن مجید نے نماز کی فضیلت بتائی ہے لیکن اسکی تعداد صراحۃً ذکر نہیں کی اور نہ رکوع و سجود کی تعداد اور اس کے اوقات بھی اجمالاً ذکر کیے ہیں۔ حدیث نے ہر بات تفصیل سے بیان کی ہے اور آنحضرت ﷺ نے قولاً و عملاً نماز پڑھنے کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :

(صلوا كما رأيتموني أصلي) "جس طرح میں نماز پڑھتا ہوں مجھے دیکھ کر اسی طرح تم نماز پڑھو"۔

قرآن مجید نے زکوۃ دینے کا حکم دیا ہے اور اس سلسلہ میں قرآن مجید میں کافی آیات ہیں لیکن زکوۃ دینے کی تفصیل بیان نہیں فرمائی اور نہ ہی مقدار کا ذکر کیا ہے۔ حدیث نے زکوۃ کے متعلق مکمل تفصیل بیان کی ہے۔

قرآن مجید باوجود اپنی جامعیت اور جملہ علوم پر حاوی ہونے کے چونکہ زیادہ تر ایمان و عقائد اور اصولِ دین بیان کرتا ہے، اس لئے اسکی حیثیت ایک بنیادی قانون اور دستورِ اَساسی کی ہے، اسے تفصیلی شکل دینا اور اسکی دفعات کی وضاحت کرنا دراصل حدیث کا کام ہے۔

علمائے اسلام نے کبھی بھی قرآن مجید کو حدیث سے آزاد ہو کر نہیں دیکھا۔ کتاب "جامع بيان العلم وفضله" (۲/۱۹) میں حافظ ابن عبد البر قرطبیؒ نے امام اوزاعیؒ کے حوالہ سے امام مکحول کا یہ قول نقل کیا ہے :

"الكتاب أحوج إلى السنة من السنة إلى الكتاب" یعنی : کتاب اللہ سنت کی اس سے کہیں زیادہ محتاج ہے، جتنی کہ سنت کتاب اللہ کی محتاج ہے۔

سنت (حدیث) کتاب اللہ (قرآن) کی تفسیر ہے۔

امام شاطبیؒ اپنی کتاب "الموافقات" (۴/۱۰) میں لکھتے ہیں : "فكان السنة منزلة التفسير والشرح لمعاني أحكام الكتاب" "پس گویا سنت کتاب اللہ کے احکام کیلئے بمنزلہ تفسیر اور شرح کے ہے"۔

قرآن مجید کا ایک بڑا حصہ حدیث کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتا۔ مثلاً قرآن مجید میں آتا ہے : ﴿ولقد آتيناك سبعاً من المثاني والقرآن العظيم﴾ (الحجر : ۸۷)

بقیہ : صفحہ ۲۰ پر......